

کتابِ دانیال - نمبر پانچ

ستر سال

Jeff Pippenger

2023-11-29

یہویاقیم یہوداہ کے آخری تین بادشاہوں میں پہلا تھا، اور جب وہ بابلیوں کے ہاتھوں مغلوب ہوا تو جنوبی مملکت کے لیے غلامی کے ستر سال شروع ہوئے۔ یہی ستر سال اس مدت کی نشان دہی کرتے ہیں جس میں بابل، جو بابل کی نبوت کی پہلی مملکت تھا، حکمرانی کرے گا۔ اشعیا باب تیس میں، صور کی فاحشہ ستر علامتی برس کے لیے بھلا دی جائے گی، جنہیں نبوت میں 'ایک بادشاہ کے دن' کے طور پر متعین کیا گیا تھا۔ بابل کی نبوت میں بادشاہ سے مراد ایک مملکت ہوتی ہے، اور بابل کی نبوت میں وہ واحد مملکت جس کے دن ستر برس بنتے تھے، بابل تھی۔

اُس تاریخ کے دوران، صور کی فاحشہ، جو پاپائیت کی نمائندگی کرتی ہے، بھلا دی جائے گی۔ علامتی ستر برسوں کے اختتام پر، اسے یاد کیا جائے گا اور وہ نکل کر زمین کی تمام بادشاہیوں کے ساتھ زنا کرے گی۔ روحانی زنا کلیسا اور ریاست کے امتزاج کے ناجائز تعلق کو کہتے ہیں۔ علامتی ستر برسوں کے اختتام پر، پاپائیت اقوام متحدہ کے ساتھ تعلق میں آئے گی، جو اُن تمام بادشاہوں کی نمائندگی کرتی ہے جن کے ساتھ صور کی فاحشہ علامتی ستر برسوں کے آخر میں زنا کرتی ہے۔ علامتی ستر برسوں کے دوران جو سلطنت حکمران ہے وہ ریاستہائے متحدہ ہے، دو سینگوں والا زمین کا حیوان۔

دانی ایل کے باب ایک سے پانچ تک بابل کے ستر برس کی تاریخ کا خلاصہ پیش کرتے ہیں، اس لیے یہ ابواب زمین کے درندے کے دونوں سینگوں کی تاریخ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ باب چار اور پانچ بابل کے پہلے اور آخری بادشاہ کی شناخت کرتے ہیں، اور یہی دونوں ابواب مل کر زمین کے درندے اور اس کے دونوں سینگوں کی تاریخ کو واضح کرتے ہیں۔ دو سینگوں اور خود زمین کے درندے پر ہونے والا فیصلہ پہلے اور آخری بادشاہ کے فیصلوں سے نمایاں کیا گیا ہے۔ نیوکدنصر کے بارے میں فیصلہ "سات زمانوں" کے لیے جلاوطنی تھا، اور وہ گھاس اور شبیم پر گزارا کرتے ہوئے دو ہزار پانچ سو بیس دن تک ایک وحشی درندے کی طرح زندہ رہا۔ بلشضر کا فیصلہ دیوار پر لکھا گیا، اور اسے دو ہزار پانچ سو بیس کے عدد کے برابر ٹھہرایا گیا، اس طرح ظاہر ہوا کہ زمین کے درندے اور اس کے دونوں سینگوں کا فیصلہ احبار باب چھبیس کے "سات زمانوں" سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ دو بادشاہوں کی گواہی پر مبنی ہے، اور یہ دو گواہ پہلے اور آخری کی نمائندگی کرتے ہیں۔

"سات زمانے" ایڈونٹسٹ ازم کے لیے ٹھوکر کا پتھر ہے، اس لیے اسے تسلیم نہیں کیا جا سکتا، حالانکہ وہ واضح طور پر موجود ہے—اُن کے لیے جو دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ اُس قوم (بابل) پر عدالت کی علامت ہے جو ستر برس تک حکمران رہی، اور اُس بادشاہی پر عدالت کی علامت بھی جو ستر علامتی برس تک حکومت کرتی ہے۔ جب ولیم ملر نے احبار باب چھبیس کے "سات زمانے" کی اپنی تفہیم پیش کی تو اُس نے دانی ایل باب چار میں نیوکدنصر کے حیوان کی مانند رہنے کے پچیس سو بیس دنوں کو احبار باب چھبیس کے "سات زمانے" کی تائید کے لیے نبوی گواہوں میں سے ایک کے طور پر استعمال کیا۔ "سات زمانے" زکریاہ باب چار میں بنیاد کا پتھر بھی ہے اور سر کا پتھر بھی۔ یسوع، سسٹر وانٹ، یسعیاہ اور پطرس اسے اُس پتھر کے طور پر پہچانتے ہیں جو کونے کا سنگ سر بنتا ہے۔ یہ بائبل نبوت کی تاجدار تعلیم ہے، اگرچہ وہ بنیادی طور پر اُن لوگوں سے اوجھل ہے جو اپنے آپ کو تیسرے فرشتے کے پیامبر کہتے ہیں۔

جب ہم دانیال کی کتاب کے پہلے چھ ابواب پر غور شروع کرتے ہیں تو یہ سمجھنا اہم ہے کہ ابتدا ہی سے "سات زمانوں" کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جب بابل نے یہویاقیم کو سرنگون کیا تو ستر سالہ اسیری شروع ہوئی۔ کتاب تواریخ بتاتی ہے کہ انہیں ستر برس کے لیے اسیر کیوں بنایا گیا تھا۔

صدقیاہ جب سلطنت کرنے لگا تو اس کی عمر اکیس برس تھی، اور اس نے یروشلم میں گیارہ برس سلطنت کی۔ اور اس نے خداوند اپنے خدا کے نزدیک برا کام کیا اور خداوند کے منہ سے بولنے والے نبی یرمیاہ کے آگے اپنے آپ کو فروتن نہ کیا۔ اور اس نے شاہ بابل نبوکدنصر کی بھی مخالفت کی جس نے اسے خدا کی قسم کھلوائی تھی؛ لیکن اس نے اپنی گردن سخت کی اور اپنے دل کو اسرائیل کے خداوند خدا کی طرف پھرنے سے کڑا کر لیا۔ بلکہ کہانت کے سب سردار اور لوگ بھی غیر قوموں کی سب مکروہات کے پیچھے بہت زیادہ گناہ کرنے لگے اور خداوند کے اس گھر کو ناپاک کیا جسے اس نے یروشلم میں مقدس کیا تھا۔ اور ان کے باپ دادا کے خداوند خدا نے اپنے قاصدوں کے وسیلے ان کے پاس بار بار، صبح سویرے اٹھ کر بھیجا، کیونکہ وہ اپنی قوم اور اپنے مسکن پر ترس کھاتا تھا۔ پر انہوں نے خدا کے قاصدوں کا مذاق اڑایا، اس کے کلام کو حقیر جانا اور اس کے نبیوں کی بے حرمتی کی، یہاں تک کہ خداوند کا غضب اس کی قوم پر بھڑک اٹھا اور کوئی چارہ باقی نہ رہا۔ پس اس نے ان پر کلدانیوں کے بادشاہ کو چڑھا بھیجا جس نے ان کے جوانوں کو ان کے مقدس گھر میں تلوار سے قتل کیا، اور نہ جوان پر رحم کیا نہ کنواری پر، نہ بوڑھے پر نہ عمر رسیدہ جھکے ہوئے پر؛ سب کو اس نے اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور خدا کے گھر کے سب برتن، بڑے چھوٹے، اور خداوند کے گھر کے خزانے، اور بادشاہ اور اس کے سرداروں کے خزانے، یہ سب وہ بابل لے گیا۔ اور انہوں نے خدا کے گھر کو جلا دیا، اور یروشلم کی فصیل گرا دی، اور اس کے سب محلوں کو آگ سے جلا دیا، اور اس کے نفیس برتنوں کو تباہ کر دیا۔ اور جو تلوار سے بچ گئے تھے ان کو وہ بابل لے گیا؛ اور وہ اسے اور اس کے بیٹوں کی غلامی میں رہے یہاں تک کہ فارس کی سلطنت کا زمانہ آیا۔ تاکہ خداوند کا کلام جو یرمیاہ کے منہ سے فرمایا گیا تھا پورا ہو؛ جب تک زمین نے اپنے سبتوں کا آرام نہ پا لیا، کیونکہ جتنے دن وہ ویران پڑی رہی اس نے سبت منایا، تاکہ ستر برس پورے ہوں۔ پس فارس کے بادشاہ کورش کے پہلے برس میں، تاکہ خداوند کا کلام جو یرمیاہ کے منہ سے کہا گیا تھا پورا ہو، خداوند نے فارس کے بادشاہ کورش کی روح کو جگایا کہ اس نے اپنی ساری سلطنت میں منادی کرائی اور تحریریں بھی بھیجیں کہ، یوں کہتا ہے فارس کا بادشاہ کورش کہ آسمان کے خداوند خدا نے مجھے زمین کی سب سلطنتیں بخشی ہیں، اور اس نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس کے لئے یروشلم جو یہوداہ میں ہے ایک گھر بناؤں۔ اس کی ساری قوم میں سے تم میں جو کوئی ہے، اس کا خداوند اس کے ساتھ ہو، اور وہ چلا جائے۔ تواریخ دوم 11:23-36۔

غلامی کے ستر سال یرمیاہ کے کلام کی تکمیل کے لیے تھے، "جب تک کہ زمین نے اپنے سبتوں سے لطف اٹھا لیا، کیونکہ جتنا عرصہ وہ ویران پڑی رہی اس نے سبت منایا۔" خدا کے کلام میں صرف ایک ہی مقام ہے، تواریخ کی اُس آیت کے علاوہ جس کا ہم حوالہ دے رہے ہیں، جو زمین کے اپنے سبتوں سے "لطف اندوز ہونے" کا ذکر کرتا ہے۔ وہ مقام احبار کے باب پچیس اور چھبیس میں ہے۔ باب پچیس یہ ہدایت دیتا ہے کہ زمین کو اس کے سبت کے آرام سے کس طرح لطف اندوز ہونے دیا جائے، اور باب چھبیس میں اگر ان عہد کی ہدایات پر عمل نہ کیا گیا تو "سات گنا" لعنت کا خاکہ بیان کیا گیا ہے۔

یہویاقیم کے انجام نے اسیری کے اُس آغاز کی نشان دہی کی جو اُس امر کا ایک حصہ ہے جسے دانی ایل نے باب نو میں موسیٰ کی "لعنت" اور "قسم" کہا تھا۔ دانی ایل "سات گنا" کی لعنت کو سمجھتا تھا، کیونکہ وہ باب نو میں گواہی دیتا ہے کہ یرمیاہ کی ستر برس کی پیشگوئی کے مطالعے سے ہی اسے یہ سمجھ آیا کہ خدا کے لوگ کتنے برس تک بابل میں اسیر رہیں گے۔

اس کی سلطنت کے پہلے سال میں، میں دانی ایل نے کتابوں کے مطالعہ سے برسوں کی اس تعداد کو سمجھا جس کے بارے میں خداوند کا کلام نبی یرمیاہ پر آیا تھا، یعنی یہ کہ یروشلم کی ویرانیوں کے لیے ستر سال پورے ہوں گے۔ دانی ایل 9:2۔

دانی ایل نے ستر برسوں کو "کتابوں" کے ذریعے سمجھا، نہ کہ صرف یرمیاہ کی کتاب سے۔ اس نے جس دوسری کتاب کو سمجھا، وہ موسیٰ کی تحریریں تھیں، کیونکہ اپنی دعا میں وہ یہ واضح کرتا ہے کہ غلامی کے ستر برسوں کی "لعنت" دراصل موسیٰ کی "قسم" تھی۔ دانی ایل کے نویں باب میں جو لفظ "قسم" کے طور پر ترجمہ ہوا ہے، وہی لفظ احبار باب چھبیس میں "سات بار" کے طور پر ترجمہ ہوا ہے۔ بابل میں یہوداہ کی ستر برس کی اسیری "سات بار" والی لعنت کی تکمیل تھی، چلے کوئی بھی جدید الہیات دان کچھ بھی استدلال کرے۔ یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے، مگر تبھی جب آپ دیکھنا چاہیں۔

اور خداوند نے کوہ سینا پر موسیٰ سے فرمایا کہ: بنی اسرائیل سے کہو کہ جب تم اس ملک میں داخل ہو جسے میں تمہیں دیتا ہوں، تو وہ ملک خداوند کے لئے سبت منائے گا۔ چھ برس تم اپنے کھیت بوؤ گے، اور چھ برس اپنے تاکستان کی چھٹائی کرو گے اور اس کی پیداوار جمع کرو گے؛ لیکن ساتویں برس زمین کے لئے آرام کا سبت ہوگا، خداوند کے لئے سبت؛ تم نہ اپنا کھیت بوؤ گے اور نہ اپنے تاکستان کی چھٹائی کرو گے۔ جو کچھ تمہاری فصل کے بعد خود بخود اگ آئے اسے نہ کاٹو، اور نہ اپنی بے تراش تاک کے انگور توڑو، کیونکہ یہ زمین کے لئے آرام کا سال ہے۔ اور زمین کا یہ سبت تمہارے لئے خوراک ہوگا—تمہارے لئے، اور تمہارے غلام کے لئے، اور تمہاری لونڈی کے لئے، اور تمہارے مزدور کے لئے، اور اس پر دیسی کے لئے جو تمہارے ساتھ رہتا ہے—اور تمہارے مویشیوں کے لئے اور تمہارے ملک کے جنگلی جانوروں کے لئے بھی؛ اس کی ساری پیداوار خوراک ہوگی۔ اور تم اپنے لئے سالوں کے سات سبت گنو، یعنی سات بار سات برس؛ سو ان سالوں کے سات سبتوں کی مدت تمہارے لئے انچاس برس ہوگی۔ تب تم ساتویں مہینے کے دسویں دن، کفارہ کے دن، اپنے سارے ملک میں یوبیل کا نرسنگا بجاؤ گے۔ احبار 1:25-9۔

یہ دیکھنا اہم ہے کہ زمین کو آرام دینے کے احکامات میں، چھ سال زمین پر کام کرنے اور ایک سال زمین کو آرام دینے کے سات ادوار انچاسویں سال تک جاری رہتے ہیں، جب ایک یوبیل ہونا تھا جو سات سات سال کے سات ادوار کی تکمیل کی نشاندہی کرتا تھا۔ اہم نکتہ یہ ہے کہ یوبیل کا نرسنگا یوم کفارہ کے دن پھونکا جاتا تھا، اس طرح یہ واضح ہوتا ہے کہ جب 22 اکتوبر 1844 کو اصل نظیر یوم کفارہ شروع ہوا تو "سات مرتبہ" کے چکر کی نمائندگی کرنے والا یوبیل کا نرسنگا اسی وقت پھونکا جاتا تھا۔ وہ "سات مرتبہ" جو اُس وقت شروع ہوئے جب منسی کو 677 قبل مسیح میں قید کر کے بابل لے جایا گیا، دو ہزار پانچ سو بیس برس کی نمائندگی کرتے تھے جو اصل نظیر یوم کفارہ پر اختتام پذیر ہوئے۔ یہ ربط صرف وہی لوگ نظر انداز کریں گے جو دیکھنا نہیں چاہتے۔ "سات مرتبہ" کا چکر دو ہزار تین سو برس کے ساتھ مربوط ہے۔

یہ دیکھنا بھی اہم ہے کہ احبار باب پچیس کی پہلی نو آیات کے عہدی احکامات کے اندر، خدا کے کلام میں "ایک دن برائے ایک سال" کے اصول کی نہایت گہری مثال موجود ہے۔ وہ افسانوں کا پکوان جسے علمائے الہیات بابل کی شراب سے گلہ کو مدہوش رکھنے کے لیے پیش کرتے رہتے ہیں، یہ ہے کہ باب چھبیس میں "سات گنا" کی سزا کو سمجھنا دراصل اس عبرانی لفظ کے مفہوم کی غلط فہمی پر مبنی ہے جس کا ترجمہ "سات گنا" کیا گیا ہے۔ یہ دلیل درست نہیں۔ اس لفظ کے عبرانی مفہوم میں اپنی تعریف کے اندر عددی انداز میں اس کے اطلاق کا پورا جواز موجود ہے، لیکن ان کی ناقص دلیل، جسے وہ عبرانی قواعد میں اپنی خود ساختہ مہارت کی بنیاد پر قائم کیے گئے ایک گمراہ کن مقدمے سے سہارا دیتے ہیں، محض گمراہ کرنے والی دلیل ہے۔

باب چھبیس میں "سات بار" کے طور پر بیان کیا گیا فیصلہ متن کے سیاق و سباق سے پہچانا جاتا ہے، نہ کہ چند جدید دور کے علمائے الہیات کے ذریعے عبرانی زبان کو توڑ مروڑ کر۔ ولیم ملرنے عبرانی زبان کا کوئی حوالہ دیے بغیر اپنا نتیجہ اخذ کیا، اور الہام نے ان کی فہم کی درست حیثیت کی تائید کی۔ فرشتوں نے ان کی فہم کی رہنمائی اس باب کے سیاق و سباق کی بنیاد پر کی، جہاں "سات بار" کے

فیصلے کا ذکر ہے، نہ کہ عبرانی زبان کی بنیاد پر۔

باب پچیس کا سیاق یہ ہے کہ وہاں عہد کی ہدایات کی نشاندہی کی جاتی ہے، اور باب چھبیس پھر ان ہدایات کی پاسداری پر وعدہ شدہ برکت بیان کرتا ہے، اور بعد ازاں ان ہی ہدایات کی نافرمانی پر دانی ایل کے الفاظ میں "موسیٰ کی لعنت" کی نشاندہی کرتا ہے۔

اس کا سیاق بائبل کی نبوت میں 'ایک دن کے بدلے ایک سال' کے اصول کے موضوع سے متعلق ہے۔ احبار باب پچیس کی ابتدائی آیات واضح کرتی ہیں کہ بائبل کی نبوت میں ایک دن ایک سال کی نمائندگی کرتا ہے۔ کتاب خروج میں موسیٰ انسان اور جانور کے لیے ساتویں دن کے سبت کے آرام اور زمین کے لیے ساتویں سال کے سبت کے آرام کے تعلق کو واضح طور پر بیان کرتے ہیں۔

اور چھ برس تو اپنی زمین بوئے گا، اور اس کی پیداوار جمع کرے گا؛ لیکن ساتویں برس تو اسے آرام کرنے دے گا اور پڑا رینے دے گا تاکہ تیرے لوگوں کے غریب کھائیں؛ اور جو وہ چھوڑ جائیں وہ میدان کے جانور کھا لیں۔ اسی طرح تو اپنے تاکستان اور اپنے زیتونستان کے ساتھ کرے گا۔ چھ دن تو اپنا کام کرے گا، اور ساتویں دن تو آرام کرے گا تاکہ تیرا بیل اور تیرا گدھا آرام کریں، اور تیری لونڈی کا بیٹا اور پردیسی تازہ دم ہوں۔ خروج 10:23-12.

ان تین آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمیوں اور جانوروں کے لیے آرام کا ایک دن، زمین کے لیے آرام کے ایک سال کے برابر ہے۔ احبار باب 25 کی پہلی پانچ آیات میں ہمیں خروج باب 20 کی آیات 8 سے 11 میں سبت کے حکم جیسا ہی گرامری ڈھانچہ ملتا ہے۔

اور خداوند نے کوہ سینا پر موسیٰ سے فرمایا کہ: بنی اسرائیل سے کہہ، اور اُن سے یوں کہنا: جب تم اُس ملک میں آؤ جسے میں تمہیں دیتا ہوں تو زمین خداوند کے لیے سبت منائے گی۔ چھ برس تک تو اپنی کھیتی بوئے گا اور چھ برس تک اپنے تاکستان کی چھٹائی کرے گا اور اس کی پیداوار جمع کرے گا۔ لیکن ساتویں برس زمین کے لیے آرام کا سبت ہوگا، خداوند کے لیے سبت؛ تو نہ اپنی کھیتی بوئے گا اور نہ اپنے تاکستان کی چھٹائی کرے گا۔ اور جو کچھ تیری فصل کے بعد خود بخود اُگ آئے اسے نہ کاٹنا، اور نہ اپنی بے چھٹی تاک کے انگور جمع کرنا، کیونکہ وہ زمین کے لیے آرام کا سال ہے۔ احبار 1:25-5.

سبت کے دن کو یاد رکھ کہ اسے مقدس رکھنا۔ چھ دن تو محنت کرے گا اور اپنا سب کام کرے گا، لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ اس میں تو کوئی کام نہ کرے گا، نہ تو، نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا غلام، نہ تیری کنیز، نہ تیرا مویشی، نہ وہ پردیسی جو تیرے دروازوں کے اندر ہے۔ کیونکہ چھ دن میں خداوند نے آسمان و زمین، سمندر اور جو کچھ ان میں ہے، بنایا، اور ساتویں دن آرام کیا؛ اسی لیے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا۔ خروج 8:20-11.

سبت کے دونوں احکام مل کر کتاب احبار باب پچیس اور چھبیس کے سیاق کی نشاندہی کرتے ہیں۔ سطر بہ سطر انہیں یکجا کرنے پر وہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ "چھ دن تک تو محنت کرے گا اور اپنا سارا کام کرے گا،" اور یہ کہ "چھ برس تک تو اپنے کھیت میں بوئے گا، اور چھ برس اپنے تاکستان کی چھٹائی کرے گا، اور اس کا پھل جمع کرے گا۔" "لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے،" اور "ساتواں سال زمین کے لیے آرام کا سبت ہوگا، خداوند کے لیے سبت۔"

دونوں الفاظ، جن کا ترجمہ سبت کے احکام میں، چلے وہ انسانوں کے لیے سبت ہو یا زمین کے لیے سبت، 'ساتواں' کیا گیا ہے، دراصل اسی عبرانی لفظ سے ماخوذ ہیں جسے احبار کے باب چھبیس میں 'سات گنا' کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔ احبار کے ابواب پچیس اور چھبیس کا سیاق اس نبوی اصول کے تحت متعین ہے کہ بائبل کی نبوت میں ایک دن ایک سال کی نمائندگی کرتا ہے۔ اسی قدر اہم 'اولین ذکر' کا نبوی اصول بھی ہے۔

ان دونوں ابواب میں سب سے پہلے جس بات کا ذکر ہے وہ ایک دن کے بدلے ایک سال کے اصول کا ہے۔ ولیم ملر کی جبرائیل اور دوسرے فرشتوں نے رہنمائی کی کہ وہ لاویوں کی کتاب کے 'سات زمانے' کو دو ہزار پانچ سو بیس برس کی علامت قرار دے، اور یہ ان ابواب کے سیاق و سباق کے ساتھ پوری طرح موافق ہے، یعنی وہی ایک دن کے بدلے ایک سال کا اصول جو باب پچیس کی ابتدائی پانچ آیات میں پیش کیا گیا ہے۔

تواریخ کے مصنف نے جب اس بات کی نشاندہی کی کہ بابل کو یہوداہ کی جنوبی بادشاہی کو اسیری میں لے جانے کی اجازت کیوں دی گئی، تو اس نے کہا کہ یہ اس لیے تھا تاکہ زمین اپنے سبت کے آرام سے بہرہ مند ہو سکے۔ خدا کے کلام میں زمین کے آرام کرنے کا ذکر دوسری جگہ صرف احبار کے باب پچیس اور چھبیس میں ملتا ہے۔ جن ستر برسوں تک بابل نے بائبل کی نبوت کی پہلی بادشاہی کے طور پر حکومت کی، وہ نہ صرف ان علامتی برسوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن میں زمین کا درندہ بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہی کے طور پر حکومت کرے گا، بلکہ یہی ستر برس موسیٰ کی لعنت کے "سات گنا" کا براہ راست حوالہ بھی ہیں۔

جب ہم دانی ایل کے پہلے چھ ابواب میں پیش کی گئی نبوتوں کا مطالعہ شروع کرتے ہیں، تو یہ جاننا ضروری ہے کہ 'سات وقت' کی لعنت اور 'سات وقت' کی برکت ان میں سے ہر ایک باب کا ایک جزو ہے۔

یہ بات یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ سات سال کے سات ادوار کے اس چکر کی نشان دہی ساتویں مہینے کے دسویں دن یوبیل کے نرسنگ کے پھونکے جانے سے ہوتی ہے، جو کہ یوم کفارہ ہے۔ یہ حقیقت "سات زمانوں" کو دانیال کے آٹھویں باب اور چودھویں آیت کے دو ہزار تین سو دنوں کے ساتھ جوڑتی ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نبوتی سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے، اور اگر آپ تین سو ساٹھ دن کو بار بار "سات زمانے" کے لیے جمع کریں تو اس کا مجموعہ دو ہزار پانچ سو بیس دن بنتا ہے۔

جب دانی ایل نے کتابوں سے وہ برسوں کی تعداد سمجھ لی جن کا ذکر یرمیاہ نے کیا تھا، تو اس نے ایک ایسی دعا شروع کی جو توبہ کے ان تمام تقاضوں کو پیش نظر رکھتی ہے جنہیں ضروری ٹھہرایا گیا ہے، اگر کبھی خدا کے لوگ اس حقیقت سے بیدار ہو جائیں کہ وہ دشمن کی سرزمین میں اسیر ہیں۔ دانی ایل کی احبار باب چھبیس والی دعا کے اختتام پر، جبرائیل ظاہر ہوا تاکہ دانی ایل کو اس رویا کی سمجھ دے جسے اس نے 'سنا' تھا، یعنی دو ہزار تین سو دنوں کی رویا۔ جبرائیل نے ابتدا ہی میں اسے بتایا کہ دانی ایل کی قوم کے لیے ستر ہفتے 'ٹھہرائے' گئے ہیں۔

ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے مقدس شہر کے لیے ٹھہرائے گئے ہیں، تاکہ نافرمانی کا خاتمہ کیا جائے، اور گناہوں کا خاتمہ کیا جائے، اور بدی کے لیے کفارہ دیا جائے، اور ابدی راستبازی لائی جائے، اور رویا اور نبوت پر مہر لگا دی جائے، اور نہایت مقدس کا مسح کیا جائے۔ دانی ایل ۹:۲۴۔

اس آیت میں "determined" کے طور پر ترجمہ کیا گیا لفظ دراصل "off" "off" کے معنی رکھتا ہے، لہذا اس کا مطلب یہ ہے کہ دو ہزار تین سو دنوں میں سے ستر ہفتے منقطع کیے جانے تھے۔ 457 قبل مسیح کے تیسرے فرمان سے شروع ہو کر، دانیال کی قوم کو آزمائشی مدت کے ستر نبوتی ہفتوں کی مہلت ملنی تھی۔ ستر نبوتی ہفتے چار سو نوے سال کے برابر ہیں۔ تیسرے فرمان کے چار سو نوے سال بعد، سن 34 میں قدیم اسرائیل نے ستفانوس کو سنگسار کیا، اور وہ خدا سے مکمل طور پر علیحدہ کر دیے گئے۔

ان تین فرمانوں سے پہلے کی اسیری، جن سے چار سو نوے برس کی مدت مہلت کے آغاز کی نشاندہی ہوتی ہے، ستر برس کی تھی۔ یہ ستر برس اس لیے تھے کہ زمین اُن سبتی آراموں سے لطف اندوز ہو سکے جنہیں قدیم اسرائیل نے کبھی پورا نہ کیا تھا۔ زمین کے لیے سبتی آرام کے یہ ستر برس، موسیٰ کے حلف کے خلاف چار سو نوے برس (یا برسوں کے ستر ہفتوں) کی بغاوت کے باعث لازم آئے۔

لاویوں باب 25 کے عہد کے خلاف چار سو نوے برس کی بغاوت کے نتیجے میں ستر برس کی اسیری ہوئی، تاکہ زمین اپنے آرام سے لطف اندوز ہو سکے۔ ستر برس کی اسیری کے نتیجے میں تین فرمان جاری ہوئے، جنہوں نے قدیم اسرائیل کے لیے مزید چار سو نوے برس کی مہلت کا زمانہ مقرر کیا۔ چنانچہ ہم چار سو نوے برس کے دو مہلتی ادوار دیکھتے ہیں۔ یہ تین فرمان تین فرشتوں کے پیغامات کی نمائندگی کرتے ہیں؛ جن میں سے پہلا 1798 میں، شمالی مملکت کے خلاف "سات زمانے" کے پہلے غضب کے اختتام پر، آیا۔ تیسرا فرشتہ تیسرے فرمان کے دو ہزار تین سو برس بعد، 22 اکتوبر 1844 کو آیا، اور اسی وقت "غضب کا آخری انجام" بھی آ پہنچا۔

پہلے غضب کے خاتمے اور آخری غضب کے خاتمے کے درمیان گزرنے والے چھیالیس برسوں میں، یسوع نے ملرائٹ ہیکل کی بنیاد رکھی، اور سنگ بنیاد "سات وقت" تھا۔ وہ پتھر ابتدا میں ایڈونٹسٹ تحریک کے لیے یا تو سنگ بنیاد (ورنہ سنگ لغزش) ہونا تھا، اور انجام پر ایڈونٹسٹ تحریک کے لیے یا تو سنگ سر اور سنگ تاج (ورنہ سنگ قبر) ہونا تھا۔ وہ تین فرامین جو 1798 سے 1844 کے دوران کی تاریخ میں تین فرشتوں کے پیغامات کی آمد کی نمائندگی کرتے ہیں، کتاب دانی ایل کے پہلے تین ابواب کی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔

ہم اگلے مضمون میں پہلے چھ ابواب پر غور کرنا شروع کریں گے۔

"جب کتاب دانی ایل اور کتاب مکاشفہ بہتر طور پر سمجھی جائیں گی، تو ایمانداروں کو ایک بالکل مختلف روحانی تجربہ ہوگا۔ ... ایک بات ضرور مکاشفہ کے مطالعہ سے سمجھ میں آ جائے گی—کہ خدا اور اس کی قوم کے درمیان تعلق نہایت قریبی اور مستحکم ہے۔" ایمان جس پر میں زندہ ہوں، 345.